كشف اللثام عن

غربة الاسلام

تاليف سيد ابو بكر بن حسن بن اسد الله شاه آبادی

طبع في مطبع مفيد عام الواقع
في آگره في سنة ۱۳۰۵ الهجرية

تم

خراب من الهدى علماؤهم شر من تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة و
فيهم تعود رواه البيهقي في شعب الايمان یعنی نزدیک ہے کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ
اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہیگا دگر ہیچ مسجدین آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت
ہونگے لکن ہدایت سے ویران ہونگے کوئی اونمین دین کی راہ پر نہوگا علما اونکے اون سب
لوگون سے بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہین اونہین کے پاس سے فتنہ نکلیگا اور اونہین کے
اندر پھر کر جائیگا مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہجائیگا جیسے فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج اور قرآن کو
بطور عادت کے قرأت وکتابت کرینگے نہ بطور تحصیل علم وعبادت کے مسجد مین واسطے ریا وسمعہ
کے جائینگے یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتین بنانے کے نہ واسطے طاعت وعبادت کے
علما بدعات ومنکرات نکال کر فتنہ برپا کرینگے ایک دوسرے کو کافر بتا کر اپنا ایمان برباد کرینگے
بہرحال یہ حدیث بہی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے اور
ہمنے اپنی آنکھہ و کان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہین لکن ہزار
مین ایک کو بہی عبرت نہین ہوتی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ حدیث حق مین دوسرون کے
آئی ہے نہ میرے حق مین حالانکہ سب سے زیادہ مصداق اس حدیث کا یہی شخص ہے اگر یقین نہو
تو اپنے حال وقال واعمال کو اس حدیث پر عرض کر دیکہے اگر اللہ نے ذرا سا بہی انصاف دیا ہوگا
تو سمجھہ لیگا کہ سب سے پہلے مین ہی اسکے نیچے داخل ہون یہ شخص عامی ہوگا یا عالم ہرگز مصداق
سے اس حدیث کے اسوقت مین خارج نہوسکیگا اور یہ خیال اوسکا کہ مین پشت ہا پشت سے مسلمان
چلا آتا ہون اور میرے گہر مین رواج تعلم قرآن وادای نماز وغیرہ مراسم اسلام وشعائر ایمان
کا جاری ہے پہر مین کسطرح نام کا مسلمان ٹھیرا اور کس وجہ سے مین مصداق اس حدیث
کا ہوسکونگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث زیاد بن لبید مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شئی کا ذکر کیا

یعنی کسی خوفناک بات کا پہر فرمایا کہ یہ بات اوسوقت ہوگی کہ علم دنیا سے جاتا رہیگا مینے کہا
اے رسول خدا علم کیونکر جائیگا ہم سب لوگ قرآن پڑھتے ہین اور اپنی اولاد کو پڑہاتے ہین اور
ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑہاے گی قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہیگا فرمایا ثکلتک امک
زیاد ان کنت لاراک من افقه رجل بالمدینة اولیس هذه الیهود والنصاری
یقرؤن التوراة والانجیل لا یعملون بشئ مما فیهما رواه احمد وابن ماجة والترمذی
والدارمی عن ابی امامة یعنی روئے تجکو مان تیری اے زیاد مین تو یہ خیال کرتا تہا کہ مدینہ
مین تو ہی ایک بڑا سمجہدار آدمی ہے کیا یہ یہود و نصاری توریت و انجیل نہین پڑہتے ہین
لکن کسی شئی پر اونمین سے عمل نہین کرتے معلوم ہوا کہ نرا پڑہنا پڑہانا بغیر عمل کے کچہ فائدہ بخش
نہین ہوتا ہے بلکہ ایسا علم جہل ٹہیرتا ہے حدیث مین آیا ہے وان من العلم جهلا سو عالم کو
اس حدیث مین بسبب عدم عمل کے اپنے علم پر بمنزلہ شخص جاہل کے ٹہیرایا ہے بلکہ بمنزلہ گدہے
کے جسپر کتابین لدی ہون بلکہ بمنزلہ چوپایون کے بلکہ اونسے بہی گمراہ تر هکذا فی المرقاة
حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جو کام اگلے اہل کتاب نے کیا تہا جسکے سبب سے وہ مغضوب و ضال ٹہیرے
وہی کام اس امت کے لوگ بہی کرینگے چنانچہ صراحت اسکی اور حدیثون مین بہی آئی ہے حدیث
ابی واقد لیثی مین بذیل قصہ ذات انواط فرمایا ہے والذی نفسی بیده لترکبن سنن من کان
قبلکم رواه الترمذی یعنی واللہ تم اگلون کی چال پر چلوگے اس اجمال کی تفصیل قلیل حدیث
ابن عمر مین یون فرمائی ہے لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل
تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار
الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی رواه الترمذی

وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وھی الجماعة وانه سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلك الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لایبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله یعنی جو کچھہ بنی اسرائیل پر گزرا وہی ماجرا میری امت پر بھی ہونیوالا ہے جیسے ایک پاپوش برابر دوسری پاپوش کے ہوتی ہے یعنی بلاتفاوت یہانتک کہ اگر اونمین کسینے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہوگا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہون گے جو یہ کام کرینگے معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی کچھہ فقط اونکے بدعیات وتحریفات ہی مین نہین کریگی بلکہ کبائر ذنوب مین بھی اونکے مقلد بنینگے مصداق اس حدیث کا ہے جو سنا ہے کہ بعض امراونے اپنے باپ کی منکوحہ سے زنا کیا حالانکہ وہ ماں ہی کے حکم مین ہوتی ہے اور بہو بیٹی سے زنا کرنا تو بہت جگہہ مشہور ہے اسکے بعد حضرت نے یہ خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی یہ سب فرقے دوزخ مین جاوینگے مگر ایک گروہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا وہ جماعت ہے اور اس امت مین کچھہ ایسے لوگ ظاہر ہونگے کہ یہ اہوا یعنی بدع اونمین اسطرح سرایت کر جائیگی جسطرح کہ کوئی کتے کا کاٹا ہوا ہوتا ہے کوئی رگ اور جوڑ باقی نرہیگا الا کہ وہ ہوی اوسمین داخل ہوگی یہ گویا اخبار ہے کثرت بدعت واہل بدعت اور یہ بات بتاتی ہے کہ بدعت کا اثر اونکے اندر ایسا ہوگا کہ ہر رگ وریشہ مین پہنچ جائیگا اس خبر کا مصداق بھی ایک عمر دراز سے اس امت مین مشہود ہو رہا ہے اور بہتر فرقے بھی ہو چکے اگرچہ اکثر منقرض ہو گئے ہین اور بعض ہنوز باقی ہین لیمیز الله الخبیث من الطیب جیسے روافض خوارج نواصب قدریہ مرجیہ اب ہر شخص اپنے عقیدہ وعمل کو لفظ ما انا علیه واصحابی پر عرض کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ مین فرقہ ناری ہین ہون یا فرقہ ناجی مین اسلئے کہ حضرت کے سارے احوال ظاہر وباطن کا روزنامچہ کتب حدیث وسیر مین مضبوط ہے اسی طرح سیرت صحابہ دواوین

اور حدیث جابر مین فرمایا تھا شر الامور محدثاتها و کل بدعة ضلالة رواه مسلم اور حدیث
عائشہ مین کہا تھا من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد متفق علیه سو اب
اس تقسیم سے یہ کلیہ ٹوٹ گیا تو یہ بات حسان کی سچ ہوئی کہ ما ابتدع قوم بدعة فی دینهم
الا نزع الله من سنتهم مثلها ثم لا یعیدها الیهم الی یوم القیامة رواه الدارمی
اور یہی مضمون حدیث غضیف سے رفعاً عنقریب گزر چکا ہے اب فرقۂ ناجیہ اپنے عقائد و اعمال
کو ان احادیث پر عرض کر کے نظر انصاف سے دیکھے کہ کس قدر سنن اونمین سے مرتفع ہو گئے
ہین اور کسقدر بدعات کا رواج ترقی پذیر ہے معہذا انکار کرنا انکا اپنی ابتداع سے یعنی چہ ملا علی
قاری حنفی نے بدعات حرمین کو ایک رسالۂ مستقل مین جمع کیا ہے اور ابن الحاج نے بدعات
صوفیہ کا حال کتاب مدخل مین تفصیل وار لکھا ہے اور ابن شامہ نے کتاب الحوادث والبدع
بنائی ہے اور کسی قدر بدعات تصوف کو شیخ احمد سرہندی نے مکتوبات مین رد کیا ہے یہ سب
اہل علم و اصحاب اجر رد بدع ہین اسی فرقۂ ناجیہ مین تھے اور اپنے ہی فرقہ کی بدعات کو اونہون نے
رد کیا ہے اسی طرح حنابلہ داخل اہل السنت ہین اونہون نے بدعات عقائد کو خوب چھانٹا ہے
اور اغلاط اشعریہ و ماتریدیہ کو کہ وہ بھی اہل السنت و فرقۂ ناجیہ مین داخل ہین بیان کر دیا ہے
یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بدعت کو کچھ خصوصیت ساتھ بہتر فرقہ ضالہ کے نہین ہے بلکہ
وجود ابتداع کا اس فرقۂ ناجیہ مین بھی ثابت ہے اس فرقہ نے جب سے عمل کرنا جملہ ما انا
علیه و اصحابی پر ترک کر دیا تب سے انکے اندر بھی بدعت گھس گئی اتنے اور بہتر فرق
گمراہ سے صرف اتنا تفاوت باقی ہے کہ وہ موسوم باہل بدعت ہین جیسے خارجی رافضی
مرجی معتزلی قدری جبری و نحوها اور انکے لئے کوئی نام منجملہ بدع کے مقرر نہین ہے یہ
ہنوز سنی کہلاتے ہین اگرچہ رواج بدعت کا انمین بھی ہو گیا ہے اور شیطان نے کہ انسان

کا عدو مبین ہے انکو بھی قالب استحسان مین پھانس کر راہ سنت سے گمراہ کر دیا ہے ورنہ اس حدوث سے پہلے یہ لوگ مصداق حدیث ابو سعید خدری تھے کہ حضرت نے فرمایا ہے من اکل طیبا وعمل فی سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة رواہ الترمذی بلکہ بدعت کا جیکنا ناحق ہے اب تو فرقہ ناجیہ مین رواج رسوم و مراسم شرک کا بھی بخوبی ہو گیا ہے پیر پرستی گور پرستی رائی پرستی تقلید پرستی قانون پرستی تدبیر پرستی نے ایک جہان کو اپنے دام مکر مین پھانسکر صراط مستقیم ایمان سے گمراہ کر دیا ہے **ف** فرقہ ناجیہ باتفاق اہل علم عبارت ہے اہلسنت وجماعت جماعت عبارت ہے گروہ حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنابلہ سے انہین مین حق دائر ہے انکا اختلاف اصول عقائد مین بارہ مسئلون سے اور فروع مسائل مین چار سو مسئلون سے زیادہ نہین ہے وہ بھی مشابہ نزاع لفظی الا ماشاء اللہ اسی وجہ سے یہ سب ایک فرقہ اہل سنت قرار پایا ہے پھر بعض علماء نے انکے اختلاف مین تطبیق دی ہے شعرانی رح نے میزان مین قاعدہ تشدید و تخفیف کالنکال کر سب کو ایک نفس واحد ٹھیرا دیا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجة اللہ البالغہ مین درمیان مسائل عبادات ومعاملات کے باہم حنفیہ وشافعیہ کے توفیق بخشی ہے امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رح نے عجیب سعی مشکور فرمائی کہ سارے اصول وفروع اہل سنت وجماعت کو ادلہ و نصوص کتاب عزیز وسنت مطہرہ پر عرض کیا جو مذہب موافق دلیل کے راجح و قوی پایا اوسکو ثابت رکھا جسکو خلاف دلیل کے پایا یا ثبوت اوسکا دلیل ضعیف سے معلوم کیا اوسکو جدا بیان کر کے مجروح ٹھیرا دیا اور جو مذاہب ایسے تھے کہ اونکی بنیاد رای مجرد و قیاس بحت پر تھی اور کوئی برہان شرعی یا قاعدہ اصول فقہ اوسکی شہادت نہ دیتا تھا اونکی تضعیف و تزییف کر دے یہ کام اس امت مین اسنے پہلے کسی نے اس طرز خاص واسلوب شایستہ پر انکے وقت تک نہین کیا تھا واللہ یختص برحمته من یشاء یہ گویا مصداق اوس حدیث صحیح کے ٹھیرے جسمین

حضرت نے یہ ارشاد کیا ہے الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان رواہ مسلم
وللہ الحمد جس قدر احیاء سنت انکے دست و زبان و قلم سے ہوا مثل اوسکے اس زمانہ آخر
مین دوسرے شخص سے معلوم نہین ہے یہ مجدد تھے سنہ ۱۳ ہجری کے قطر یمن مین سید احمد بریلوی مجدد
سنہ ۱۳ ہجری اقلیم ہند جب حج کو گئے اور اخبار احیار شوکانی پر مطلع ہوئے تو مولوی عبد الحی وغیرہ نے
بتحریر خطوط کمال شوق و ادب و سفارت کی راہ سے سند تالیفات شوکانی کی حاصل کی اور بعض
مؤلفات اونکی ہمراہ اپنے ہندوستان مین لائے یہ قصہ عبد اللہ خان علوی حرر شاگرد مولانا اسمعیل
دہلوی نے اپنی کتاب منہج سدید مین چشم دیدہ لکھا ہے منجملہ اونکے تین رسائل مینے اپنے گھر کے
کتابخانہ مین پائے جنکو والد مرحوم نے بکمال شوق نقل کیا اور کتابت کرایا تھا ایک فوائد مجموعہ
دوم در بہیہ سوم التحف والارشاد پھر بعد ایک عمر دراز کے اللہ نے مجھہ ضعیف حقیر خلوم حبوبد
کفار پر احسان عظیم فرمایا کہ مجکو اکثر مولفات جناب شوکانی رحمہ کی بیسر آئی زر خطیر صرف کرکے ملک
یمن و بلدہ صنعاء و زبید و حدیدہ سے منگوائی اور تلمذ اونکے شاگردان خاص سے نصیب ہوا وللہ
والمنۃ ہر چند مین ابتداء شعور سے موحد سنی تھا اور بمطابق کتاب تقویۃ الایمان و تنبیہ المسلمین ورد اشا
سنت و ہدایۃ المؤمنین کے عقیدہ رکھتا تھا اور بعد تکمیل تحصیل رسمی کے ضعف تقلید کا اور قوت
اتباع کی بھی مجھپر واضح ہوگئی تھی لکن بحکم حدیث من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ مجھپر
ادا کرنا احسانات و افاضات امام ربانی جناب شوکانی نقشبندی رضی اللہ عنہ وارضاہ کا بھی
واجب ہے اسلئے کہ سب سے زیادہ نفع مجکو انہین کی مولفات شریفہ و مجامیع کریمہ سے حاصل ہوا
اور اللہ نے دین مین وہ فہم عطا فرمایا جسپر ایک جماعت اقران کو حسد ہے اور سلیقہ استنباط
و کیفیت استدلال کا بخوبی طوع ید ہوگیا اور امتیاز قوی و ضعیف حال و قال کا حاصل ہوا اور
حقیقت اصول و فروع علم شرع کی مکشوف ہوگئی اور ماہیت تقلید و اتباع کی اعمال مین